آدھا دن اور آدھی رات

چکر کاٹے وقت کا پہیا
چلتے چلتے دیتا جائے
آدھا دن اور آدھی رات
مٹھی میں تھوڑا سا سُورج
چاند کی اک چھوٹی سی قاش
پورے کھیل کا منتر ڈھونڈے
فیصلہ کرنے والا ہاتھ
ڈھونڈے لیکن ڈھونڈ نہ پائے
ورق ورق پر لکھتا جائے
آدھی جیت اور آدھی مات
کوئی نہ بولے اور جب بولے
لفظوں کے سنگم سے اُٹھے
دبی دبی سی اک آواز
آدھا قصہ آدھی بات
گہری نیند سے کوئی جگائے
آئے، ہاتھوں پر رکھ جائے
کوری مٹی کی سوغات
مٹی کے باوے بن جائیں
باوے رشتوں میں بٹ جائیں
رشتے مانگیں سچا ساتھ
سچے ساتھ کا مطلب پوچھے
ہر رشتے کی اوٹ میں جلتی
آدھی میں اور میری ذات